سوال

(673)جمعہ کے دن کی بعض بدعات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیۃ والافتاء کی فتوی کمیٹی کے پاس وہ رسالہ آیا جوجناب عزت مآب ڈایریکٹر جنرل کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اور جس میں یہ لکھا ہوا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٦٥ ... سورة النساء

"تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے ۔"

خالد :: جمعہ کے دن اذان ظہر سے پہلے جمعہ کے لئے شوق دلانا اور اشعار پڑھنا واجب ہے ۔

عمر : مجھے زیادہ پسند ہے لاوڈ سپیکر پر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے ۔

خالد : خطبہ شروع ہونے سے پہلے صمدیہ کی قرات اور دینی ترتیل واجب و مستحب ہے ۔

عمر : اس کا اللہ نے حکم دیا ہے نہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لہذا یہ واجب نہیں بلکہ واجب یہ ہے کہ سکوت اختیار کیا جائے ۔ اور جب خطیب منبر پر چڑھ جائے تو پھر اذان دی جائے ۔

خالد : نماز جمعہ فراغت کے بعد دینی درس ایک مستحب چیز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ۔

عمر : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے یہ ثابت نہیں اور انہوں نے ساری زندگی ایسا نہیں کیا ۔

خالد : نماز جمعہ سے پہلے دو رکعات واجب ہیں انہیں سنت قبیلہ کہتے ہیں ۔ عمر : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے انہیں نہیں پڑھا ۔

خالد : اذان کے بعد موذن کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود پڑھنا مستحب ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ۔

عمر : نہیں یہ جائز نہیں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے مسنون قرار نہیں دیا ۔ امید ہے آپ صحیح جواب سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں گے کہ حکم شریعت کیا ہے ؟ (جزاکم اللہ خیرا الجزاء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولا : نماز جمعہ کی اذان سے پہلے اشعار پڑھنا شریعت سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ بدعت ہے لاوڈ سپیکر کے ذریعہ قرآن مجید کی تلاوت کے لئے جمعہ کے دن کو مخصوص نہ کیا جائے اور یہ تلاوت نہ اذان سے پہلے کی جائے اور نہ نماز کے بعد صرف جمعہ کے دن تلاوت اسلامی شعار نہیں ہے بلکہ حکم شریعت تو یہ ہے کہ روزانہ تلاوت کی جائے لہذا صرف جمعہ کے دن کی تخصیص بدعت ہے اور سنت سے ثابت یہ ہے کہ صرف اذان پر اکتفاء کیا جائے ۔

ثانیاً : قرآن مجید سے صمدیہ وغیرہ کی قرات یا خطبہ شروع ہونے سے پہلے دیگر اذکار وغیرہ کا پڑھنا واجب یا مستحب نہیں بلکہ یہ بدعت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ :

«من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فھورد» (صحیح بخاری)

"جو کوئی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کرے اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے ۔ "

ثالثاً : جمعہ کے دن نماز ادا کرنے کے بعد علمی مجلس میں درس دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے ۔

رابعاً : نماز جمعہ سے پہلے سنتیں نہیں ہیں کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہیں ہاں البتہ جو شخص جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تو اسے اجازت ہے کہ خطیب کے منبر پر چڑھنے سے پہلے وہ جس قدر چاہے نوافل پڑھ سکتا ہے لیکن خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے بعد صرف دو رکعت تحیة المسجد ادا کرنے کی اجازت ہے ۔

خامساً : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھنے کی شریعت نے بہت ترغیب دی ہے اس کا اجر و ثواب بھی بہت زیادہ ہے لیکن سنت یہ ہے کہ اسے مؤذن اذان سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دل میں آہستہ سے پڑھے بلند آواز سے نہ پڑھے کیونکہ مؤذن کا اس کو اذان سے فراغت کے بعد بلند آواز سے پڑھنا بدعت ہے جو شخص اذان سنے اس کے لئے مسنون یہ ہے کہ وہ بھی مؤذن کے ساتھ اذان کے کلمات کہتا جائے جب مؤذن اذان سے فارغ ہو تو سننے والا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کا سوال کرتے ہوئے یہ دعاء پڑھے :

«اللھم رب ہذہ الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمداً الوسیلة والفضیلة وابعثہ مقاما محمودا الذي وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامة» (صحیح بخاري ح : ٦١٤)) (صحیح بخاری)

"اے اللہ ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دے اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے " (فتوی کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد 1